بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی بار نفاس 40 دن سے پہلے رک گیا تو ازدواجی تعلقات کب قائم کر سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء ومفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی کو پہلی بار نفاس آیا، 20 دن پر خون رک گیا تو کیا ازدواجی تعلقات قائم کرنا جائز ہیں یا چالیس دن تک انتظار کرنا ہوگا؟

جواب

اگر کسی کو پہلی بار نفاس آیا اور چالیس دن سے پہلے مثلاً بیس دن میں بند ہو گیا تو ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے لئے چالیس دن انتظار کرنا ضروری نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی تعلقات قائم کیے جا سکتے ہیں۔ البتہ! اس کے جواز کے لئے ضروری ہے کہ یا تو عورت غسل کر لے، اور اگر کسی شرعی عذر کے سبب غسل نہ کر سکے تو تیمم کرکے نماز بھی پڑھ لے صرف تیمم کافی نہیں۔ اگر عورت نہ غسل کرے اور نہ تیمم، تو اس صورت میں ضروری ہے کہ کسی نماز کا وقت گزر جائے اور اس میں کم از کم اتنا وقت ملے کہ غسل کر کے سر سے پاؤں تک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی ہو، اس کے بعد بغیر غسل کے بھی ازدواجی تعلقات قائم کر سکتے ہیں۔

امام شمس الائمہ سرخسی (سِن وفات: 483ھ) المبسوط میں لکھتے ہیں: "وإن لم يكن لها قبل ذلك عادة، و كانت مبتدأة، وانقطع دمها على الخمس أوفي النفاس وانقطع دمها على العشرين وسعها أن تمكن زوجها من نفسها.... لأن في حق المبتدأة العادة تحصل بالمرة الواحدة فالتحقت بصاحبة العادة." ترجمہ: اگر عورت کی اس سے پہلے کوئی عادت نہ ہو یعنی اسے پہلی بار خون آیا اور حیض کی صورت میں مثلاً پانچ دن اور نفاس میں مثلاً بیس دن خون آیا تو اسے اجازت ہوگی کہ وہ اپنے شوہر کو خود سے نفع اٹھانے پر قدرت دے (جبکہ مذکورہ شرائط میں سے کوئی شرط پائی جائے) کیونکہ جسے حیض و نفاس پہلی بار آیا اس کی عادت پہلی مرتبہ میں ثابت ہوگی، پس یہ بھی عادت والی کے حکم میں شامل ہوگی۔ (المبسوط للسرخسی، جلد 01، صفحہ 209، دار المعرفۃ، بیروت)

امام ابن الہمام رحمہ اللہ تعالی (سِن وفات: 861ھ) فتح القدیر میں لکھتے ہیں: "حاصله إما أن يقطع لتمام العشرة، أو دونها لتمام العادة، أو دونها. ففي **الأول** يحل وطؤها بمجرد الانقطاع، وفي **الثالث** لا يقربها وإن اغتسلت مالم تمض عادتها، وفي **الثاني** إن اغتسلت أو مضى عليها وقت صلاة يعني خرج وقت الصلاة حتى صارت دينا في ذمتها حل وإلا لا، **وعلى هذا التفصيل انقطاع النفاس** إن كان لها عادة فيها فانقطع دونها لا يقربها حتى تمضي عادتها بالشرط، أو **لتمامها** حل إذا خرج الوقت الذي طهرت فيه، أو لتمام الأربعين حل مطلقا." ترجمہ: حاصل کلام یہ کہ یا تو خون دس دن پورے ہونے پر رکے گا یا دس دن سے پہلے مگر عادت کے دن پورے ہونے پر رکے گا یا عادت کے دنوں سے بھی پہلے رکے گا؛ **پہلی** صورت میں خون رکتے ہی ازدواجی تعلقات قائم کرنا حلال ہوگا، **تیسری** صورت میں حلال نہیں اگرچہ غسل بھی کر لے جب تک کہ عادت کے دن نہ گزر جائیں، **دوسری** صورت میں اگر

غسل کرلے یا اس پر ایک نماز کا وقت گزر جائے یعنی نماز کا وقت ختم ہو جائے حتی کہ اس کے ذمے نماز لازم ہو جائے تو ازدواجی تعلقات قائم کرنا حلال ہے ورنہ نہیں۔ اور یہی تفصیل نفاس میں بھی ہوگی، یعنی اگر اس کی کوئی عادت ہے اور عادت سے پہلے خون رکا تو قربت حلال نہیں حتی کہ عادت گزر جائے، اگر عادت کا دن گزر گیا تو قربت حلال ہے جبکہ نماز کا وہ وقت نکل جائے جس میں پاک ہوئی، یا مکمل چالیس دن میں پاک ہوئی تو مطلقا قربت حلال ہے۔ (فتح القدیر، جلد 01، صفحہ 170، دار الفکر، بیروت)

"**عادت کے دن گزر گئے تو قربت تب حلال ہوگی جب غسل کرلے یا ایک نماز اس کے ذمے پر لازم ہو جائے**" یہ حکم عادت والی اور جسے پہلی بار حیض و نفاس آیا ہے دونوں کے لئے ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالی (سنِ وفات: 1252ھ) "الدر المختار" کے اس مسئلے کے تحت فرماتے ہیں: "(قوله: وإن لعادتها... لا يحل حتى تغتسل... إلخ) **وكذا لو كانت مبتدأة.**"

ترجمہ: (اگر عادت کے دن میں خون رکے تو قربت حلال نہیں حتی کہ غسل کرلے۔۔۔ الخ) **اور یہی حکم ہوگا اگر اسے پہلی مرتبہ حیض و نفاس آیا۔** (رد المحتار مع الدر المختار، جلد 01، صفحہ 294، دار الفکر، بیروت)

شرح مختصر الطحاوی میں ہے: "أن النفاس في حكم الحيض في باب إسقاط فرض الصلاة، ومنع الوطء، ووجوب الغسل عند انقطاعه." ترجمہ: نفاس کے احکام فرض نماز کے اسقاط، ازدواجی تعلقات سے ممانعت اور خون رکنے کی صورت میں غسل واجب ہونے میں حیض والے ہیں۔ (شرح مختصر الطحاوي، جلد 01، صفحہ 473، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "جو حیض اپنی پُوری مدّت یعنی دس دن کامل سے کم میں ختم ہو جائے، اس میں دو صورتیں ہیں یا تو عورت کی عادت سے بھی کم میں ختم ہوا یعنی اس سے پہلے مہینے میں جتنے دنوں آیا تھا اُتنے دن بھی ابھی نہ گزرے اور خُون بند ہو گیا جب تو اس سے صحبت ابھی جائز نہیں اگرچہ نہالے۔ اور اگر عادت سے کم نہیں مثلاً پہلے مہینے سات دن آیا تھا اب بھی سات یا آٹھ روز آکر ختم ہُوا یا یہ **پہلا ہی حیض ہے جو اس عورت کو آیا** اور دس دن سے کم میں ختم ہوا تو اُس سے صحبت جائز ہونے کے لئے **دو باتوں سے ایک بات ضرور ہے** یا تو عورت نہالے اور اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمم کرنا ہو تو تیمم کرکے نماز بھی پڑھ لے خالی تیمم کافی نہیں یا طہارت نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس پر کوئی نمازِ فرض، فرض ہو جائے یعنی نماز پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی، اس صورت میں بے طہارت کے بھی اُس سے صحبت جائز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔" (فتاوی رضویہ شریف، جلد 04، صفحہ 352، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ساجد عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: NRL-0496

تاریخ اجراء: 25 شوال 1447ھ/14 اپریل 2026ء